Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۴ شعبان ۱۳۹۷ھ — یکم ظہور ۱۳۵۶ہش — یکم اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۷۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم ظہور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی تقویٰ کے حصول کیلئے جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو

بدی سے بچنے کی کوشش کرو اور بدعادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کردو

"اس مقصد (حقیقی تقویٰ و طہارت) کے حاصل کرنے کے واسطے (جیسا کہ میں پہلے کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں) اوّل ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ جو شخص دیدہ دانستہ یہ راہ اختیار کرتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا ایسا شخص نہ دُنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ رحم ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہاں تک ممکن ہے بد صحبتوں اور بدعادتوں سے پرہیز کریں اور اپنے آپکو نیکی کی طرف لگائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہیئے اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے ... پس حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کرو، ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں جس قدر دُنیا میں تدبیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۹ تا صفحہ ۲۶۱)

طلبہ جامعہ احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

۱۷ ظہور ۱۳۵۶ہش (۱۷ اگست ۱۹۷۷ء) سے انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک شروع ہو جائے گا ان ایام میں مرکز میں درس القرآن ہوتا ہے جس میں شمولیت خیر و برکات اور علم و عرفان میں اضافہ کا موجب ہے اسلئے طلبہ جامعہ احمدیہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور رمضان المبارک کے یہ ایام مرکز میں گزاریں اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ طلبہ جامعہ کی لائبریری سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور جن کی کمپارٹمنٹ ہے انہیں تیاری کے لئے سہولتیں میسر آسکیں گی۔ امید ہے طلبہ اس طرف توجہ کریں گے جو نہ آسکیں وہ ان مبارک ایام میں اپنی اپنی جگہ ترجمۃ القرآن سیکھنے کا اہتمام کریں۔

رخصتوں کے دوران درجہ خامسہ کے طلبہ کی جامعہ میں حاضری ضروری ہے تاکہ وہ اپنے مقالہ کی تیاری کر سکیں۔ درجہ خامسہ کے جو طلبہ تحریری اجازت لئے بغیر گھروں میں مقیم ہیں ان کی غیر حاضری لگ رہی ہے۔

(عمید الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ)

امتحان محررین

دفاتر تحریک جدید میں چند محررین کی اسامیاں خالی ہیں خدمتِ سلسلہ کے خواہشمند میٹرک پاس نوجوان اپنی سندات کے ساتھ مقامی جماعت کی تصدیق سے اپنی درخواستیں وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ۸ اگست ۱۹۷۷ء تک بھجوا دیں ۹ اگست ۱۹۷۷ء کو دس بجے صبح تحریری امتحان اور ۱۰-۱۱ اگست کو ان کا انٹرویو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم ظہور ۱۳۵۶ ہش
یکم اگست ۱۹۷۷ء

خدائی عذابوں سے حفاظت کے دو خاص ذرائع

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ استغفار اور توبہ دو ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے نتیجہ میں بداعمالیوں کی وجہ سے آنے والا خدائی عذاب ٹل جاتا ہے اور اس طرح وہ لوگ جو مستحق عذاب بنے ہوئے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے آجاتے ہیں۔ چنانچہ حقیقی استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں عذاب کے ٹلنے کی ضمانت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۙ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ○" (الشوریٰ آیات ۲۶، ۲۷)

ترجمہ: اور وہی (یعنی اللہ تعالیٰ ہی) ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اُن کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے اور مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں کی دعاؤں کو وہ قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے (جتنے بدلے کے وہ مستحق ہوتے ہیں اس سے بھی) زیادہ ان کو دیتا ہے اور شدید عذاب (تو) کافروں کے لئے مقدر (ہوتا) ہے جو نہ استغفار کرتے ہیں اور نہ توبہ)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنانے والے اور پھر ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے والے نہ صرف عذاب سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ انہیں وہ ان کے استحقاق سے کہیں بڑھ کر بدلہ دیتا ہے۔

اب چونکہ اللہ تعالیٰ استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں عذاب کو ٹال دیتا ہے اس لئے جو لوگ پہلے ہی سے استغفار کرنے والے اور توبہ کو اپنا شعار بنانے والے ہوں اُن پر کبھی تباہ کن عذاب بھیجتا ہی نہیں۔ استغفار اور توبہ کرنے والوں پر عذاب بھیجنا اُس کی سنت کے خلاف ہے اور وہ اپنی سنت کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔ اسی لئے اُس نے فرمایا ہے:۔

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○"
(الانفال آیت ۳۴)

ترجمہ: لیکن اللہ انہیں ایسی حالت میں عذاب نہیں دے سکتا تھا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں

اس سے ظاہر ہے کہ آفاتِ سماوی کا رونما ہونا اس امر کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ لوگوں نے استغفار اور توبہ کو ترک کر دیا ہے یا وہ اس میں اس حد تک سست اور غافل ہو گئے ہیں کہ یہ امر ضروری نہیں رہا کہ حفاظت کا وعدہ ان کے حق میں پورا ہو۔ اسی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو پے در پے آفات سماوی کا ظہور ایک وارننگ کی حیثیت رکھتا ہے کہ لوگ بیدار ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے استغفار کریں اور سچی توبہ کو اپنا شعار بنائیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ محض زبانی ایمان پر ہی نہ رہیں بلکہ استغفار اور توبہ کو اپنا دائمی شعار بنائیں تاکہ وہ نہ صرف یہ کہ عذاب سے محفوظ رہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کے مستحق ٹھہریں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا ؕ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۚ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○"
(التحریم آیت ۹)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس دن جس میں کہ اللہ اپنے نبی کو رسوا نہیں کرے گا۔ اور نہ اُن لوگوں کو رسوا کرے گا جو اس (نبی) کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کا نور ان کے آگے آگے بھی بھاگا جائے گا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدے کے لئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ استغفار اور توبہ یعنی بغیر کسی ملاوٹ کے خالص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی خدائی عذاب سے بچانے اور محفوظ کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور یہ کہ انسان نہ صرف اس کے ذریعہ دونوں جہانوں میں عذاب سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و انعامات کا بھی مورد بنتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استغفار اور توبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ اس کی مدد سے انسان ایک ثمردار پودے کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کی آندھیوں اور دیگر آفات سے خدا خود حفاظت فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی بلا اور کوئی آفت اسے گزند نہیں پہنچا سکتی۔ برخلاف اس کے وہ لوگ جو استغفار اور توبہ کے ذریعہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی حفاظت اور امان کے نیچے نہیں لاتے وہ ان ناکارہ خودرو پودوں اور جھاڑیوں کی مانند ہوتے ہیں جنہیں کسان اپنے کھیت کی خوبصورتی بڑھانے اور پیداوار بڑھانے کی غرض سے خود اکھاڑ پھینکتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام خدائی عذاب سے حفاظت کے ضمن میں استغفار اور توبہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں۔ ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔

چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔"

(الحکم ۲۴ر مئی ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۷)

الغرض خدائی عذابوں سے حفاظت کے دو اہم ذرائع ہیں اور وہ ہیں توبہ اور استغفار۔ ان ذرائع کو اختیار کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے عزیزوں میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آجاتا ہے۔ کوئی آفت اور کوئی مصیبت اور کوئی بلا اس تک نہیں پہنچ سکتی اور اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔

مربیان و معلمین اصلاح وارشاد مقامی کیلئے ضروری اعلان

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے مربیان اور معلمین کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر نماز تراویح اور درس قرآن وغیرہ کا اہتمام کریں اور جماعتوں کی تربیت و اصلاح پر خاص زور دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین!

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت کا قیام

(مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم اے امیر جماعت ہائے احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فیجی)

۲۷ مئی کی تاریخ انٹرنیشنل جماعت احمدیہ کے لئے خاص اہمیت کا حامل اور خوشی کا دن ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ دن **یومِ خلافت** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس روز اللہ تعالیٰ نے آج سے انہتر (۶۹) سال قبل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام، جن کو ہم احمدی مسلمان الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود و موعود کل ادیان مانتے ہیں، کی وفات پر جو مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے والے پاک وجود پُر از نورِ یقین حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو آپ کا خلیفہ اوّل اور جانشین کھڑا کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں دائمی، تا قیامت منقطع نہ ہونے والا سلسلۂ خلافت قائم فرمایا۔ جس کے ذریعہ آج دنیا بھر میں ایک کروڑ سے زائد احمدیوں کو غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے لئے خلیفۂ وقت کے ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔

اس مبارک دن کی یاد پاکستان، ہندوستان کے علاوہ براعظم ایشیا کے تمام ممالک میں بسنے والی احمدی جماعتیں نیز براعظم یورپ، امریکہ اور افریقہ میں پائی جانے والی ہزاروں احمدی جماعتوں کی طرح جزائر فیجی میں آباد احمدی جماعتیں بھی مختلف جگہوں پر خاص اہتمام سے **یومِ خلافت** کے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ ان جلسوں میں خلافت کی اہمیت، خلیفہ کا روحانی مقام اور برکاتِ خلافت کے عنوانات پر تقاریر سن کر احمدی احباب دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم فرمودہ سلسلۂ خلافت سے رہ کر احمدیت کی ترقی، دنیا بھر میں روحانی انقلاب کے قیام اور غلبۂ اسلام کے لئے قربانیوں اور ذمہ داریوں کو زندگی کے آخری لمحہ تک ادا کرتے چلے جانے اور اسلامی احکام کے مطابق پاک زندگی بسر کرنے کا اقرار کرتے ہیں۔ ....

.... !

قدیم سے الٰہی سُنّت

قدیم سے یہ الٰہی سُنّت رہی ہے کہ دنیا میں غیر معمولی انقلاب اور اصلاحِ خلق کے لئے اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرماتا ہے تو اُن کی وفات کے بعد اُن انبیاء کے روحانی مشن اور کام اور روحانی فیوض و برکات کو تا دیر ایک لمبے عرصہ تک جاری و ساری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سلسلۂ خلافت کو قائم فرماتا ہے تا دنیا کبھی برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سب لوگ جانتے ہیں حضرت یوشع اُن کے خلیفہ ہوئے۔ اسی طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد پطرس اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے اُسی طرح اِس زمانہ میں تمام مذاہبِ عالم اور مقدس کتابوں اور بزرگانِ سلف کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود و موعودِ کل ادیان بنا کر اللہ تعالیٰ نے جب مبعوث فرمایا تو آپ کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق سلسلۂ خلافت کو جاری فرمایا جس کی خبر آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث :-

ثُمَّ تَکُوْنُ الْخِلَافَۃُ
عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃِ۔
(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

کے مبارک الفاظ میں بیان فرمائی اور جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں سورۃ نور کی آیت استخلاف میں فرمایا ہے کہ تم میں سے جو مومن اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہوں گے ان میں خدا تعالیٰ اُسی طرح خلافت کو قائم فرمائے گا جس طرح وہ تم سے پہلے لوگوں یعنی عیسائیوں اور یہودیوں اور دیگر مذاہب میں انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد خلافت قائم فرماتا رہا ہے۔ اس عظیم قرآنی وعدہ کے مطابق آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ میں ہی خلافت کی نعمت پائی جاتی ہے جو اِس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ خدا کرے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ تا قیامت ایمان پر اور خصوصیت سے ایمان بالخلافہ پر قائم رہے اور ہمیشہ اعمالِ صالحہ بجالاتی رہے تا ہمیشہ اور دائمی طور پر تا قیامت جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت بھی قائم رہے۔

دو قدرتوں کا ظہور

خدا تعالیٰ کے انبیاء اور رسول جب دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں تو وہ خدائے قادر کی قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے قدرتِ اولیٰ کے مظہر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قرآن کریم میں یہ شان بیان کی گئی ہے کہ وہ جہاں چاہتا ہے انتہائی ضعف اور کمزوری کی حالت میں اپنی قوت اور قدرت کو ظاہر فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء اور رسول مثلاً حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے وہ دنیاوی لحاظ سے انتہائی کمزوری اور ضعف کی حالت میں یکہ و تنہا اصلاحِ خلق کے لئے کھڑے کئے گئے، ان کے اپنے پرائے سب ایک ہو کر ان کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ شدید مخالفت کے طوفان میں ان انبیاء اور رسولوں کے کامیاب ہونے کے بارے میں کوئی دنیاوی آنکھ رکھنے والا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ایسے وقت میں قادر و توانا خدا ان انبیاء اور رسولوں کو شدید ترین مخالفت کے طوفانوں میں کامیاب و کامران کر کے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ ظہور پہلی قدرت یعنی قدرتِ اولیٰ کے رنگ میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء اور رسول شدید مخالفت اور طوفانوں کے باوجود کامیاب ہو جاتے ہیں اور سب دنیا ان کی کامیابی اور غلبہ کو جب تسلیم کر لیتی ہے تو پھر وہ لوگ جن کی آنکھ روحانی بینائی سے خالی ہوتی ہے جن کا خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں ہوتا اور وہ صرف دنیاوی اور ظاہری آنکھ رکھنے والے ہوتے ہیں تو وہی لوگ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے یہ انبیاء اور رسول اسلئے کامیاب نہیں ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو کھڑا کیا تھا یا خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے اُن کو شدید مخالفت کے باوجود کامیاب کر دکھایا بلکہ وہ انبیاء اور رسول اسلئے کامیاب ہو گئے کہ وہ فطرتاً اور قدرت یعنی NATURE سے DYNAMIC FORCE لیکر پیدا ہوئے تھے اس لئے وہ کامیاب ہو گئے۔ اور یہ جماعت اگر قائم اور کامیاب ہے تو محض اُسی کی ذات کی وجہ سے کامیاب ہے نہ کہ خدا تعالیٰ اور اس کے دستِ قدرت سے۔ اور اگر یہ وجود نہ رہے تو اُس کی جماعت بھی اُسی دم ختم ہو جائے۔ جب اِس قسم کے خیالات پھیل کر عام ہونے لگتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے نبی اور رسول کو واپس بُلا لیتا ہے۔ ان کی وفات کے بعد مومنوں کی جماعت کے لئے پھر سے سخت مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نیست و نابود ہو جائے گی۔ ایسے سخت ابتلاء اور آزمائش کے وقت خود نبی اور رسول کی جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب ایسے سخت ابتلاء اور سخت گھبراہٹ اور مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ اُس نبی اور رسول کا ایک خلیفہ اور جانشین کھڑا کر کے دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت کو ظاہر فرماتا ہے اور پھر سے گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اور دستِ قدرت مومنوں کی خوف کی حالت کو امن سے بدل دیتا ہے اور پھر سے کمزور جماعت کو نبی اور رسول کے بعد اس کے خلیفہ اور جانشین کے ذریعہ قوت و استحکام عطا فرما کر قادر خدا اپنی زبردست قدرت کا دوسرا نمونہ دکھاتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوشع کے وقت اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد پطرس کے وقت اور سید الانبیاء خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔

غرض خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سے سُنّت ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب رسالہ الوصیۃ صفحہ ۶، ۷ میں تفصیل سے فرمایا ہے کہ وہ دو قسم کی قدرتیں ظاہر فرماتا ہے۔

(۱) یہ کہ خدا تعالیٰ نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے تو ایسے وقت میں خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت صفحہ ۷ میں خدا تعالیٰ کی ان دو قسم کی قدرتوں کو بیان کرنے کے بعد اپنی مقدس جماعت کو وصایا کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے ..... تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے"

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے

قدرت ثانیہ سے مراد نبی و رسول کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف ظاہر ہونے والی خلافت ہے جس کا واضح ثبوت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات خصوصاً رسالہ الوصیت کے مطابق یہ ہے جو قدرت ثانیہ کی تشریح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے... تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امناً یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پَیر جما دیں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۷)

اس اقتباس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صریح طور پر "تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا" اور اس سے قبل "تب دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے ...... جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا" فرما کر صاف وضاحت فرما دی ہے۔ یہاں قدرت ثانیہ سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضؓ خلیفہؓ اول جیسے بابرکت وجود کے وقت ظاہر ہونے والی خلافت ہے اور اسی بناء پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اقتباس میں آیتِ استخلاف کو بھی بطور استشہاد اور دلیل کے بیان فرمایا ہے جس سے روزِ روشن کی طرح صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ یہاں قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہی ہے جس پر صدر انجمن احمدیہ کے تمام معتمدین، اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت احمدیہ کا اجماع ہو چکا ہے اور جس کا اعلان ساری جماعت کی اطلاع کے لئے آج سے ۶۹ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ان الفاظ میں کیا گیا:۔

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

(الحکم ۲۸ مئی و بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

جماعت احمدیہ کے اس اتفاق اور پہلے اجماع سے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا رسالہ الوصیت کی تحریرات سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضؓ جیسے بابرکت وجود کے وقت ظاہر ہونے والی خلافت ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آیتِ استخلاف کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہؓ اول ہوئے جو قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول تھے۔ ایسی ہی قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں جماعت احمدیہ کو بشارت دی اور فرمایا:۔

"میں خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت ہوں۔ میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان بشارتوں اور حوالہ جات سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضؓ خلیفہ اول جیسے روحانی وجود کے وقت ظاہر ہونے والی خلافت ہے۔

کیا انجمن احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی جانشین ہو سکتی ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد اسلام کے احیاء و ترقی، غلبۂ اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی خبر دی ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا قدرتِ ثانیہ سے مراد انجمن احمدیہ ہو سکتی ہے؟ اس کا واضح جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی رسالہ الوصیت میں بشارت دی گئی ہے اور وہی قدرتِ ثانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے اور قدرتِ ثانیہ سے مراد انجمن احمدیہ ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ انجمن احمدیہ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں موجود تھی مگر جس قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی اُس نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ظاہر ہونا تھا جیسا کہ حضورؑ نے صریح طور پر فرمایا ہے:۔

"وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۷)

اس واضح حوالہ سے ظاہر ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد انجمن احمدیہ ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ انجمن احمدیہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں موجود تھی جبکہ قدرتِ ثانیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ظاہر ہونا تھا۔ لہٰذا قدرتِ ثانیہ سے مراد انجمن احمدیہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور رسالہ الوصیت میں قدرتِ ثانیہ کی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد ظاہر ہونے کی بشارت دی ہے لہٰذا قدرتِ ثانیہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے اور قدرتِ ثانیہ سے مراد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق حضرت ابو بکر صدیق رضؓ خلیفۂ اول جیسے روحانی وجود اور ان کی خلافت ہے اور ایسے ہی مبارک وجود اور اُن کی خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین ہے نہ کہ چند ممبران یا درجنوں ممبران کے مجموعہ پر مشتمل انجمن احمدیہ جس کے ممبران بالعموم آپس میں اختلافِ رائے کو بڑھا کر ساری جماعت کی جمعیت اور اتحاد کو ختم کر کے آپس میں جماعت کو لڑا بھڑا کر فساد پیدا کرا دیتے ہیں جیسا کہ جمہوری اداروں

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ اگست میں خدام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ کریں! (مہتمم تعلیم)

امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ متوجہ ہوں!

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ عید الفطر کے بعد ۲۱ ستمبر (منگل) کو ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۷۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"۔

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمادیں اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمادیں تا کہ ان کا انٹرویو لے کر جن کو مناسب سمجھا جائے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کر دیا جائے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ الف اے و بی اے و ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے وکالت دیوان تحریک جدید کو مطلع فرمائیں گے۔ نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں ان کے نام مع ولدیت مع مکمل پتہ سے بھی مطلع فرمائیں گے تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ کا ہفتہ وصولی یکم تا ۷ اگست ۱۹۷۱ء

زعمائے کرام انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اراکین انصار اللہ سے سو فیصد چندہ کی وصولی کے لئے کوشش فرمادیں۔ دعاؤں، تحریکات اور ملاقاتوں کے ذریعہ اس ذمہ داری کا حقہ پورا کرنے کی سعی فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ معین و مددگار ہو۔ آمین!

ناظمین کرام انصار اللہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ہفتہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے باقاعدہ پروگرام بنایا جائے۔ نمائندگان اور خطوط نیز ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ مجالس میں ہفتہ وصولی کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے سو فیصد وصولی یا کم از کم تدریجی وصولی کے لئے (حسب حالات) کوشش فرمائی جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین!

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

"سلسلہ خلافت کا قیام" صفحہ ۴ سے آگے

اور انجمنوں اور پارلیمنٹوں میں عموماً ہوا کرتا ہے ظاہر ہے کہ ایسے چند یا درجنوں ممبران پر مشتمل انجمن احمدیہ ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین صرف اور صرف قدرت ثانیہ ہی ہے جس کے مظہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول جیسے مبارک وجود ہیں اور ایسے ہی مبارک روحانی وجودوں کے ظہور کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں ہمیں بشارت دی ہے جیسا کہ صریح طور پر آپ نے فرمایا ہے:-

"میں خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو خدا کی دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"

اس عظیم بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کی وفات کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب آپ کے خلیفہ اول مقرر ہوئے جو قدرت ثانیہ کے مظہر اول تھے اور وہی حضرت مسیح موعودؑ کے جانشین اور خلیفہ ہوئے نہ کہ انجمن احمدیہ جیسی پر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو ساری جماعت احمدیہ کا بیعت کر لینا بالکل اجماع اور کلی اتفاق بھی ہو چکا ہے جیسے کوئی بھی مخلص

غضبِ الٰہی کی آگ کو بجھانے والا پانی

حدیث شریف میں آتا ہے:-

"الصدقة تطفئ غضب الرب!"

صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہزاروں انبیاء اور اولیاء اس امر پر شاہد ہیں کہ دعا اور صدقہ سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ نیز یہ کہ صدقات انسانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

مرکز میں صدقہ فنڈ قائم ہے۔ احباب اس فنڈ میں صدقات کی رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں بعض دوست غلطی سے سمجھ لیتے ہیں کہ صدقہ دکھ اور مصیبت کے وقت ہی دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہر قسم کی آمد میں سے صدقہ ادا کرنے سے برکت ملتی ہے۔ دینی اور دنیوی امور میں کامیابی اور مصائب سے حفاظت کے لئے بھی صدقہ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نازل شدہ آفات سے بچاؤ کے لئے۔

مرکز میں ارسال کردہ صدقات کی رقوم امام وقت کی منشاء مبارک اور نظام کے ماتحت تقسیم کی جاتی ہیں اور یہ امر زیادہ ثواب اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مکان ۱۲ اسٹریٹ ۳۲ نزد مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد ثناء اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت کھاتہ صدر انجمن احمدیہ ۸۲۳ / ۲۷ میں اس وقت مبلغ ۵۵۵۳/- روپے موجود ہیں رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر مندرجہ ذیل ورثاء مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) محمد اشرف صاحب (۲) محمد آصف صاحب (۳) محمد خالد صاحب (۴) نجمہ ناہید صاحبہ (۵) خالدہ پروین صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۵۵۵۳/- روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) جماعت احمدیہ کھوکھر غربی جو ضلع گجرات کی دیہاتی جماعتوں میں بہت بڑی جماعت ہے یہ گاؤں بھمبر نالہ کے کنارے پر واقع ہے۔ بھمبر نالہ میں آج کل شدید طغیانی آجاتی ہے۔ جب پانی زور سے باہر نکلتا ہے تو گاؤں جزیرے کی شکل اختیار کر جاتا ہے اور اس صورت میں مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اہل گاؤں اور جماعت احمدیہ کو مستقل طور پر اس پریشانی سے نجات ملے۔

(ملک محمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات)

(۲) خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزی وحید احمد کا پیٹ میں غدود بڑھ جانے کا وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعید احمد معلم وقف جدید نگرپارکر ضلع تھرپارکر)

(۳) برادرم مبشر احمد صاحب آف لائلپور تا حال ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہیں ابھی تک مستقل ملازمت کے سامان پیدا نہیں ہوئے۔ احباب جماعت بہتر روزگار میسر آنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد انوار الحق، گنج مغلپورہ لاہور)

قائدین کرام ماہ خدام و اطفال کے حل شدہ پرچے بھجوا کر ممنون فرمائیں! (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

الٰہی ارشاد اور ایک حدیث النبیؐ

یہ حدیث نبوی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ یعنی مومن کا وعدہ ایسا پختہ اور صداقت پر مبنی ہوتا ہے جیسے ایک چیز ہاتھوں میں ہے۔ ہماری بہنوں، بھائیوں اور عزیزوں نے یہ حدیث کئی مرتبہ پڑھی یا سنی ہوگی خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور حتی الامکان اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ارشادِ خداوندی ہے کہ

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

یعنی تو یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لجنات اپنے بقایاجات ادا کریں

تمام بہنوں اور عہدہ داران لجنات کو علم ہے کہ لجنہ کا مالی سال یکم اکتوبر کو شروع ہوتا ہے اور ۳۰ ستمبر کو ختم ہوتا ہے۔ اب ماہِ اگست شروع ہونے والا ہے گویا چندوں کے بقایاجات صاف کرنے کے لئے صرف دو ماہ باقی ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ ہر سال چندہ دہندہ لجنات کی تعداد بڑھتی رہے۔ یہ ٹارگٹ ساڑھے تین سو لجنات کا رکھا گیا ہے۔ ہر لجنہ اپنے اپنے شہر قصبہ یا گاؤں میں مندرجہ ذیل امور کا جائزہ لے:-

۱۔ کیا اکتوبر ۱۹۷۶ء سے اب تک لجنہ اماء اللہ کی ممبری کا چندہ جو کم از کم پچاس پیسے فی ممبر ماہانہ مقرر ہے ادا کر دیا ہے۔ ۵۰ پیسے فی ممبر کا مطلب یہ نہیں کہ جو اس سے زائد دے سکے وہ بھی اتنا ہی دے۔ اگر کسی لجنہ نے ابھی تک چندہ نہیں ادا کیا تو براہِ مہربانی جلد از جلد ماہِ اگست میں اپنے بقایاجات ادا کر دیں۔ اور کوئی لجنہ بقایا دار نہ ہو۔ غلطی سے بعض مستورات یہ سمجھ لیتی ہیں کہ جماعتی چندہ جات ادا کر دیئے اس لئے لجنہ کا چندہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بحیثیت ممبر لجنہ اماء اللہ آپ پر اس چندہ کی ادائیگی واجب ہے۔

۲۔ سالانہ اجتماع کا چندہ صرف ایک روپیہ سال میں ایک مرتبہ ہے اس حساب سے تمام لجنات چندہ جمع کر کے بھجوائیں خواہ کسی لجنہ کی ممبرات اجتماع میں شرکت کریں یا نہیں۔

۳۔ ناصرات الاحمدیہ جو آٹھ سال سے پندرہ سال کی احمدی بچیوں کی مجلس ہے اس کے چندہ کی ادائیگی کی نگرانی کرنا بھی عہدہ دارانِ لجنہ کا فرض ہے تا بچپن سے ان میں چندہ دینے کی عادت پڑے۔

۴۔ چندہ وقفِ جدید ناصرات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے حسبِ توفیق و استطاعت اس میں بچیوں کو شامل کریں۔

۵۔ اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ کسی لجنہ کے ذمہ دورانِ سال اس نے جو کتب مرکز سے منگوائی ہوں اس کا بقایا تو نہیں۔ کتب اور لٹریچر کے بقایاجات فوری ادا کریں تاکہ لجنہ اماء اللہ کا میزانیہ آمد و خرچ غیر متوازن نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش مالی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ سے کئی امراض میں مبتلا چلا آ رہا ہے احبابِ جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک فضل احمد دار العلوم غربی ربوہ)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:-

لاہور، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیملپور، ملتان۔ ساہیوال۔ لائلپور۔ ڈیرہ غازی خان۔ جھنگ، ہزارہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نواب شاہ۔ حیدر آباد۔ دادو۔ بدین۔ سانگھڑ۔ تھرپارکر۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ نمبر ۶۸۵۵/ ۲۷-۲۰۹ میں جمع کروانے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔ (افسر جلسہ سالانہ)

الفضل کی قیمت کے متعلق ضروری اعلان

قارئین کرام کو علم ہے کہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس اضافہ سے اخباری صنعت بھی غیر معمولی طور پر متاثر ہو رہی ہے اور اخراجات میں اضافہ کے پیشِ نظر ملکی اخبارات کو بھی قیمتوں میں اضافہ کرنا پڑا ہے ہماری کوشش تھی کہ ہم الفضل کی قیمت میں مزید کوئی اضافہ نہ کریں چنانچہ ہم دیگر اخبارات کے مقابلہ میں نسبتاً کم قیمت پر ہی الفضل اپنے خریداران کو مہیا کرتے رہے ہیں اس کی وجہ سے الفضل مالی لحاظ سے زیرِ بار چلا آ رہا ہے موجودہ گرانی کے پیشِ نظر الفضل کی قیمت میں کسی قدر اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے چنانچہ ۱۸ جون ۱۹۷۷ء سے الفضل کا چندہ حسب ذیل شرح کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

سالانہ	۶۰/- روپے کی بجائے	۷۰/- روپے
ششماہی	۳۱/- " "	۳۶/- "
سہ ماہی	۱۶/۵۰ " "	۱۹/- "
خطبہ نمبر سالانہ	۱۸/- " "	۲۰/- "

فی پرچہ روزانہ ۳۰ پیسے کی بجائے ۳۵ پیسے
خطبہ نمبر فی پرچہ ۳۵ پیسے کی بجائے ۴۰ پیسے

ایجنٹ صاحبان بھی قیمت میں اضافہ نوٹ فرمالیں اور آئندہ اس کے مطابق ہی چندہ وصول کریں۔ بیرونی ممالک کے چندہ میں بھی اسی نسبت سے اضافہ شمار ہوگا۔

امید ہے کہ خریدار صاحبان موجودہ حالات میں اس اضافہ کو ناگزیر خیال فرماتے ہوئے حسبِ سابق تعاون جاری رکھیں گے اور آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرما کر ممنون فرماویں گے۔

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خلیل پولٹری

بریڈنگ فارمز ربوہ (محلہ دار الفضل)
یک روزہ چوزے، تیار مرغیاں
یک روزہ برائلرز، تیار برائلرز، بٹھانے والے انڈے
فروزن چکس (FROZEN CHICKS)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴